عورت کی دِیت کا مسئلہ

پروفیسر محمد طاہر القادری کے بیانات پر تبصرہ

از جناب مولانا گوہر رحمٰن صاحب شیخ الحدیث۔ مدرسہ تفہیم القرآن، مردان

عورت کی دِیت کا مسئلہ کافی عرصہ سے زیر بحث ہے۔ اہل سنت والجماعۃ کے پانچوں فقہی مکاتبِ فکر حنفیہؒ، شافعیہؒ، مالکیہؒ، حنابلہؒ اور اہلِ ظاہر (غیر مقلدین) کی متفقہ رائے یہی ہے کہ عورت کے قتلِ خطا کی دِیت نصف ہے۔ شیعہ حضرات کی فقہِ جعفریہ میں بھی عورت کی دِیت نصف ہے۔ اور ابن علیہؒ اور الاصم کے مبینہ قول کے علاوہ پوری اُمتِ مسلمہ کا تعامل و تواتر اور سنت خلفاء راشدینؓ[1] بھی یہی ہے۔ حکومتِ پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل اور مجلسِ شوریٰ کی رائے بھی قوم کو معلوم ہو گئی ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دِیت سے نصف ہے۔ ملک کے اندر اور باہر مختلف مکاتبِ فکر کے جو مستند مراکزِ فتویٰ اور تعلیمی و تحقیقی ادارے ہیں ان مراکز اور اداروں کا فتویٰ بھی عورت کی دِیت کے نصف ہونے کے حق میں ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس مسئلے کو زیرِ بحث ہی نہ لایا جاتا، اس لیے کہ یہ اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان اجماعی مسئلہ ہے اور اس کی دلیل سنتِ رسولؐ، سنتِ خلفاء راشدینؓ، اجماعِ صحابہؓ اور تعاملِ اُمت ہے لیکن حیرت بھی ہے اور افسوس بھی کہ جناب پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کو ائمہ اربعہ اور تعاملِ اُمت سے

---

[1] حدیث: عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين۔ (ا۔ت۔م)